

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کے یوم ولادت کے موقع پر ایک پر جوش تقریر

اردو نامہ کتاب گھر

<https://books.urdunama.org>

اُس قوم کو شمشیر کی حاجت نہیں ہوتی
ہو جس کے جوانوں کی خودی صورتِ فولاد
شاہین کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا
پُر دم ہے اگر تو، تو نہیں خطرہء افتاد

صاحبِ صدر

9 نومبر 1877ء کو سیالکوٹ کے ایک مذہبی گھرانے میں آنکھ کھولنے والا یہ بچہ جو مستقبل کا ڈاکٹر علامہ اقبال کہلایا، کہنے کو تو ایک شاعر مگر درحقیقت ایک بے پایاں فلسفی، ایک دوراندیش، حکیم منش، درویش صفت، اعلیٰ تعلیم یافتہ مگر انتہائی سادہ طبیعت، بیک وقت اُردو، انگریزی، فارسی اور دیگر کئی زبانوں پہ مکمل عبور رکھنے والا، حکیم الامت، صاحبِ عقل و دانائی، عاشقِ رسول ﷺ اور سب سے بڑھ کر مفسرِ قرآن تھا۔

ایسا شاعر جس نے برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کو دو قومی نظریے کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے ایک ایسی بصیرت دی کہ جس پہ عمل پیرا ہو کر 8 کروڑ مسلمانوں نے اپنے لیے ایک الگ وطن پاکستان کے خواب کو عملی جامہ پہنایا۔ آپ نے بیسویں صدی کے اوائل میں یہ بات ثابت کی کہ دنیا کی ہر جنگ تیر و تلوار کے زور پر نہیں جیتی جاسکتی بلکہ کچھ ایسی عظیم جنگیں بھی ہوتی ہیں جو قلم کے زور پر جیتی جاسکتی ہیں لہذا آپ نے اپنے افکار کو کاغذ پر لفظوں کے روپ میں ڈھالا تو جیسے جنوبی ایشیا کے اس خطے میں ایک انقلاب آگیا۔

بانگ درا، بال جبریل، ضرب کلیم اور پیام مشرق جیسی شہرہ آفاق کتابوں کے مصنف میں اگر کچھ نہ تھا تو بس وہ غرور و تکبر۔ آپ نے عاجزی و انکساری کو اپنا طرہ امتیاز بنایا۔ اور ہر عمر، ہر طبقے کے لوگوں کیلئے ایسی شاندار نظمیں تحریر کیں۔ کہ بوڑھے، بچے، جوان، عورتیں، طلباء، اساتذہ، سب آپ کے بتائے ہوئے عظیم سبق کو یاد کرنے پر مجبور ہو گئے۔ ڈاکٹر علامہ اقبال صحیح معنوں میں ایک ایسے رہنما تھے، جن کی قابلیت آپ کی تحریروں سے چھلکتی ہے۔

کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے
مومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں ہے آفاق
ضمیر لالہ میں روشن، چراغ آرزو کردے
چمن کے ذرے ذرے کو شہید جستجو کردے

علامہ اقبال نے ہر موضوع پر شاعری کی۔ آپ کی مشہور نظموں میں شکوہ اور جواب شکوہ ایک ایسا کلام تھا جس کا اعزاز ایک صدی گزر جانے کے باوجود آج بھی قائم ہے۔ اقبال کی شاعری سے اٹھنے والی خوشبو آج بھی ہمارے دلوں کو معطر کر رہی ہے۔ آپ کے کلام کے اجالے آج بھی ہمارے سویروں کو روشن کرتے ہیں اور آپ کے الفاظ موتیوں کی صورت میں آج بھی ہمارے ذہنوں کے دریچوں میں جگمگا رہے ہیں۔

خواب غفلت میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو جگانے کا ہنر خالصتاً کلام اقبال کا ہی خاصہ ہو سکتا ہے۔ آپ کا پیغام ہر دور کے مسلمانوں کیلئے ہے۔ علامہ اقبال مسلمانوں کی وضع قطع کے بارے میں فرماتے ہیں۔

قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمد ﷺ کا تمہیں پاس نہیں
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

اقبال کی شاعری اپنے اندر وہ وسعت رکھتی ہے کہ جیسے ایک دانا اپنی دانائی کے
عروج کو پا کے سمجھے تو ایک عام سا انسان بھی باسانی جان لے۔ یقیناً ایسی عظیم
ہستیاں روز روز پیدا نہیں ہوتیں۔ اقبال فرماتے ہیں۔



عشق قاتل سے بھی، مقتول سے ہمدردی بھی
یہ بتا کس سے محبت کی جزا مانگے گا
سجدہ خالق کو بھی ابلیس سے یارا نہ بھی
حشر میں کس سے عقیدت کا صلہ مانگے گا

میں ان لفظوں کے ساتھ اجازت چاہوں گا کہ

دہن پر ہیں اُن کی گماں کیسے کیسے	کلام آتے ہیں درمیاں کیسے کیسے
زمین چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا	بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے
ہزاروں برس کی ہے بڑھیا یہ دنیا	مگر تاکتی ہے جواں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشان کیسے کیسے	زمین کھاگئی آسماں کیسے کیسے

(آپ کی سماعتوں کا بہت بہت شکریہ)